Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Urdu Class#11 FBISE

نظم # 5

National Book Foundation

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

CamScanner

نظم: کھڑا ڈنر

شاعر: سید محمد جعفری

تعارف نظم :

اس نظم کی ہیئت مسدس ترکیب بند ہے۔ مسدس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں۔اس کے پہلے چار مصرعے، ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پانچواں اور چھٹا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ سید محمد جعفری نے اس نظم میں مغربی آداب معاشرت اور طرز زندگی کی اندھادھند تقلید اور پیروی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ انسانی زندگی کے بے شمار ایسے پہلو ہوتے ہیں جن میں اپنی مقامی اور ملکی رسوم ورواج اور طرز عمل ہی ہمارے لیے سود مند ہے۔ سید محمد جعفری نے جس زمانے میں یہ نظم لکھی تھی اس میں بالخصوص خوردونوش کے حوالے سے مغربی عادات واطوار آہستہ آہستہ عوام میں مقبولیت حاصل کر رہے تھے۔

بند نمبر 1 : **کھڑا ڈنر ہے گریب الدیار کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈنر کے سے میں فوجی پریڈ ہوتی ہے**

تشریح:

تشریح طلب بند میں شاعر نے طنزیہ ومزاحیہ کانداز میں کھانا کھانے کے جدید انداز " کھڑا ڈنر" جسے عرف عام میں " بفے ڈنر" کہا جاتا ہے، کو موضوع سخن بنایا ہے۔ بفے ڈنر ایسا کھانا ہوتا ہے جو اس زمانے میں کھڑے ہو کر کھایا جاتا تھا اسی مناسبت سے شاعر نے اسے " کھڑا ڈنر" کہا ہے۔اس میں مختلف انواع کے کھانے ہوتے ہیں اور یہ امیر طبقے میں مقبول ہوتا ہے۔ شاعر نے ایک ایسے ہی کھڑے ڈنر کی اپنے منفرد انداز میں منظر کشی کی ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

کھڑا ڈنر عام طور پر بڑے بڑے ہوٹلوں میں لگایا جاتا ہے جہاں مختلف علاقوں یا شہروں سے آنے والے مسافر قیام پذیر ہوتے ہیں۔ وہ کھڑا ڈنر بڑے ذوق و شوق سے کھاتے ہیں کیونکہ وہ اس قیام وطعام کے لیے بھاری رقم ادا کرتے ہیں۔ شاعر طنزیہ و مزاحیہ انداز میں زن کی حالت بیان کرتا ہے کہ وہ کھانے میں پوری طرح مگن ہیں۔ شاعر نے ان کے لیے محاورے "شتر بے مہار" کا استعمال کیا ہے یعنی یہ کھانا کھاتے ہوئے بالکل بے قابو ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو روک نہیں پاتے۔ جس میز پر خوان چنے گئے ہیں یہ اس پر جیسے سوار ہو گئے ہیں۔ میز پر سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ وہ اس قول "مال مفت دل بے رحم" کے مصداق یوں بے تحاشا کھاتے ہیں جیسے اپنے پیسوں سے نہیں بلکہ ادھار کھا رہے ہوں۔ یہ اپنے پیٹ پر بھی رحم نہیں کرتے۔ شاعر نے ان کے تیز تیز کھانے کو "فرسٹ ایڈ" دینے سے تشبیہ دی ہے۔ جس طرح زخمی کو تیز تیز فرسٹ ایڈ دی جاتی ہے تاکہ اس کی جان بچائی جا سکے اسی طرح یہ اپنے بے چارے بھوکے پیٹ کو جلدی جلدی بھرتے ہیں جیسے وہ بھی بھوک سے قریب المرگ ہو۔ شاعر نے اپنے طنز میں مزید نشتریت پیدا کرنے کے لیے انکے تیز رفتاری سے کھانے کو "فوجی پریڈ" سے تشبیہ دی ہے۔ جیسے فوجی دستے بغیر رکے ایک ساتھ پریڈ کرتے ہیں، اسی طرح یہ بھی مسلسل کھانے کی میزوں کے چکر لگاتے دکھائی دیتے ہیں۔ بقول سید ضمیر جعفری

ے بفے ڈنر پہ بلایا گیا ہوں — پلیٹیں دے کے بہلایا گیا ہوں
ضیافت کے بہانے در حقیقت — مشقت کے لیے لایا گیا ہوں

بند نمبر 2: کھڑے ہیں میز کے کنارے جو اک پلیٹ لیے ------------------ پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہو گا

تشریح:

تشریح طلب بند میں شاعر نے کھڑا ڈنر پر کھانا کھاتے ہوئے لوگوں کی طنزیہ و مزاحیہ انداز میں منظر کشی کی ہے۔ ایک صاحب کھانے کی میز کے پاس پلیٹ لیے کھڑے تھے۔ انہوں نے پہلے اپنی پلیٹ میں کوفتے ڈالے، پھر میز پر موجود باقی کھانوں کی طرف متوجہ ہوئے اور باری باری سب کھانے اپنی پلیٹ میں بھرے۔ شاعر جوان کے ہٹنے کے انتظار پیچھے کھڑے تھے، اپنی خالی پلیٹ تھامے یونہی کھڑے رہ گئے اور میز کھانوں سے خالی ہو گئی۔ شاعر حیران کہ اب کیا ہو گا؟ وہ کیا کھائیں گے؟ دوسری میز پر موجود پلاؤ کے بارے میں انہوں نے یوں اظہار رائے کیا کہ اب لگتا ہے کہ یار لوگ اس پر ہی ہاتھ صاف کریں گے اور پھر الحمدللہ کہہ کر گویا کھانے پر فاتحہ پڑھ لیں گے۔ یہاں شاعر نے معاشرتی رویوں پر بھی طنز کیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں خوشی کا موقع یا غم کی گھڑی، لوگوں کو سب سے زیادہ کھانے پینے کی ہی فکر ہوتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ کسی کی وفات پر پُرسے کے لیے آنے والے بھی جنازہ اٹھتے ہی پلاؤ کھانے کے انتظار میں ہوتے ہیں اور کھا پی کر، فاتحہ پڑھ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ بقول شاعر:

ے بفے ڈنر پر بلوایا گیا ہوں — پلیٹیں دے کر بہلایا گیا ہوں
نہ آئی پر نہ آئی میری باری — پلاؤ تک بہت آیا گیا ہوں

بند نمبر 3: تھی ایک مرغ کی ٹانگ اور رقیب لے اڑا ---------------- حقیقتوں کو سنبھالے ہوئے ہیں افسانے

تشریح:

تشریح طلب بند میں شاعر نے کھڑا ڈنر پر کھانا کھاتے ہوئے لوگوں اور اپنی حالت زار کی طنزیہ و مزاحیہ انداز میں منظر کشی کی ہے۔ شاعر اپنی پلیٹ لیے کھانے کے حصول میں سرگرداں ہے۔ وہ ایک میز کی طرف بڑھے جس پہ موجود سالن میں مرغی کی ٹانگ دکھائی دے رہی تھی جو شاعر سمیت سبھی کو مرغوب ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کہ شاعر اس میز تک پہنچتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے، ایک اور چاہنے والا اسے لے اُڑا۔

ے کوئی تو تھا کباب کے پیچھے پڑا ہوا — مرغی کی ٹانگ لینے پہ کوئی اڑا ہوا

شاعر نے مایوس ہو کر ایک کباب ہی کھانے کی غرض سے اٹھالیا۔ جب نوالہ توڑا، تو کباب اس دھاگے میں الجھ گیا جو تلنے سے پہلے اسے بکھرنے سے بچانے کی غرض سے لگایا گیا تھا۔ شاعر عجیب تذبذب کا شکار تھے۔ وہ سمجھ نہیں پائے کہ یہ کیسا کھانا ہے جس کا کوئی سر پیر نہیں۔ بس ایک بے تکی، بے ہودہ سی دعوت ہے۔ اسے پہلے خبر ہوتی تو وہ یہاں نہ آتا۔ اس نے تو در حقیقت اس کھانے کی بہت تعریفیں سنی تھیں۔ مگر وہ صرف قصے کہانیاں ثابت ہوئیں جنہوں نے اس کھڑے ڈنر کا بھرم رکھا ہوا تھا۔ شاعر تو محظوظ ہونے کے بجائے مایوس اور خوار ہوا۔

studybeesofficial

CS CamScanner

ے   ہم یوں بھٹک رہے تھے کہ جیسے حقیر ہوں   خالی پلیٹ ساتھ تھی جیسے فقیر ہوں

شاعر نے اس بند میں "آگے پیچھے"، "حقیقت اور افسانے" کے متضاد الفاظ کے استعمال سے صنعت تضاد کو بخوبی برتا ہے اور کلام کی اثر آفرینی اور معنویت اضافہ کیا ہے۔

بند نمبر 4 :   حقیقتوں کا نہ کہنا زمانہ سازی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں تو میری طرح سے ڈنر میں خوار ہوا

تشریح:

تشریح طلب بند میں شاعر نے کھڑا ڈنر پر کھانا کھاتے ہوئے لوگوں اور اپنی حالت زار کی طنزیہ و مزاحیہ انداز میں منظر کشی کی ہے۔ شاعر نے مختلف معاشرتی رویوں پر تنقید کی ہے۔ شاعر کے مطابق سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے کیونکہ سچائی وہ نہیں ہوتی جو لوگ بیان کرتے ہیں۔ یہ زیادہ تر مبالغہ آرائی ہوتی ہے۔ یہ لوگوں کا حسن بیان ہی تو ہے کہ وہ بڑے ہوٹلوں میں کھانے کے آداب اور ذائقوں کی تعریف کرتے نہیں تھکتے۔ "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور" والی مثال کے مصداق کھڑے ڈنر پر ایسا کچھ بھی دیکھنے کو نہ ملا۔ یہاں تو لوگوں کی بد تہذیبی اور ہوس دیدنی تھی۔ ایک شخص جو دیکھنے میں بڑا نمازی پرہیز گار معلوم ہوتا تھا، کم از کم اس سے شاعر کو یہ امید نہ تھی کہ وہ کھانے پر آئے گا تو رکے گا ہی نہیں۔ اسے ایک موٹی تازی روسٹ مرغی کھاتے دیکھ کر شاعر حیران ہے۔ شاعر نے اس ڈنر کو گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلے سے تشبیہ دی ہے۔ جس طرح گھڑ دوڑ میں جو سوار اپنے گھوڑے کو زیادہ مہارت سے ایڑھ لگاتا ہے، وہی سب سے پہلے اختتامی سطر عبور کرتا ہے اور مقابلہ جیت جاتا ہے؛ اسی طرح کھڑے ڈنر میں جو اپنی بھوک مٹانے کے لیے تیز تیز اور خوب کھاتا ہے وہی کھانے کے حصول میں کامیاب ہوتا ہے۔ جو شاعر کی طرح سست روی اور شرمیلے پن کا شکار ہوتا ہے، وہ ذلیل و خوار ہو کر بھوکا ہی گھر لوٹتا ہے۔ شاعر نے معاشرتی رویوں پر گہری چوٹ کی ہے کہ ہمارے ہاں بیشتر لوگ زندہ رہنے کے لیے نہیں کھاتے بلکہ کھانے کے لیے زندہ رہتے ہیں۔ بقول شاعر:

ے   وہ اپنی ذات میں یوں انجمن ہیں   کہ دسیوں کا وہ تنہا کھا گئے ہیں
وہ بعد از مرغ، بریانی، کباب بش   کڑاہی بھر کے حلوہ کھا گئے ہیں
بچا کچھ بھی نہیں ان کی زد سے   کہ جو کچھ بھی بچا تھا کھا گئے ہیں

بند نمبر 5 :   وہ ایک میز خواتین گرد صف آرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہم شہید ستم ہائے کم نگاہی ہیں

تشریح:

تشریح طلب بند میں شاعر نے کھڑا ڈنر پر کھانا کھاتے ہوئے لوگوں اور اپنی حالت زار کی طنزیہ و مزاحیہ انداز میں منظر کشی کی ہے۔

شاعر معاشرتی رویوں پر تنقید کر رہے ہیں کہ کھانے پینے کے معاملے میں کیا مرد کیا عورت، سبھی کا رویہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ وہ تمام ادب آداب کو بالائے طاق رکھ کر صرف پیٹ پوجا میں مگن ہوتے ہیں اور گرد و پیش سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

شاعر مضحکہ خیز انداز میں بیان کرتے ہیں کھڑا ڈنر میں مرد حضرات تو ایک طرف، خوانین بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ ایک میز کے ارد گرد خواتین قطار بنائے کھڑی خوش گپیوں میں مصروف ہیں۔ شاعر نے خوانین کی اس صفت کو بیان کیا ہے کہ وہ کسی موقع پر خاموش نہیں رہ سکتیں۔ ان کا یہی طرز عمل کھانے کے دوران بھی جاری ہے۔ شاعر ایک کونے میں ڈرا سہما تہذیب کا مظاہرہ کرتا ہوا کھڑا ہے کہ خواتین ہٹیں تو وہ نان کا ایک ٹکڑا اٹھائے؛ مگر خواتین کی باتیں تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں۔ ان حسینوں کے گروہ نے مرغی اور مچھلی کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے اور پوری طرح اپنے من پسند کھانوں سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ ان کا دھیان صرف کھانے کی میز پر پڑے مرغی اور مچھلی سے بنے کھانوں کی طرف ہے۔ شاعر مردوں کی نفسیات کو بیان کرتا ہے کہ اس دعوت مرد و خواتین سب ہی بناؤ سنگھار کر کے آئے ہیں، تو حسین خواتین کا مردوں کو نظر انداز کرنا اور صرف کھانے پر دھیان دینا مردوں کے ارمانوں کا خون کرنے کے مترادف ہے۔ وہ بے چارے تو ان کی بے اعتنائی سے ہی گویا شہید ہو جاتے ہیں۔

بقول ذوقؔ:

studybeesofficial

CamScanner

ب۔ اے ذوقِ تکلف میں ہے تکلیف سراسر

آرام میں ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے۔

studybeesofficial
studybeesofficial
CamScanner